Regd No L 5254
270
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ٹیلیفون ۲۹۷۹
لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ,,
سہ ماہی ۱۳ ,,
ماہوار ۲½ ,,

یوم شنبہ
۱۷ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۹ | ۲۳ احسان ۱۳۳۰ ہش | ۲۳ جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۴۶

امریکہ سے پاکستان کی درآمد و برآمد
پاکستان نے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کمائے

کراچی ۲۲ جون۔ گذشتہ چھ ماہ میں جو مارچ میں ختم ہوئے پاکستان نے جتنا سامان امریکہ بھیجا اور اس کے مقابلے میں جو منگوایا۔ اس سودے میں پاکستان نے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کمائے۔ اسی طرح برطانیہ کو جو مال بھیجا گیا اور منگوایا۔ اس میں بھی آٹھ لاکھ پچیس ہزار پونڈ کا توازن پاکستان کے حق میں رہا۔ پاکستان نے اس عرصہ میں ۲۵ لاکھ کا خام پٹ سن اور اون بھیجی اور برطانیہ سے اس عرصے میں زیادہ مشینیں سوتا اور فولاد منگوایا۔

(اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے وفد کے لیڈر کا بیان)

ڈاکٹر مصدق کی حکومت سے مصالحت کی بات چیت کا کوئی امکان نہیں ہے

لنڈن ۲۲ جون۔ اینگلو ایرانین آئل کمپنی کا جو وفد لنڈن سے طہران ایرانی حکومت سے مصالحت کی گفتگو کے لئے گیا ہوا تھا وہ ناکام یہاں واپس آگیا ہے۔ آج وفد کے لیڈر مسٹر جیکسن نے اخباری نمائندوں سے ایک بیان میں کہا کہ ایران کی موجودہ حکومت سے جس کے لیڈر ڈاکٹر مصدق ہیں مصالحت کی کوئی گفتگو ممکن نہیں ہے۔ آپ نے بتایا کہ مصالحت کی اس کانفرنس میں ہمارے لئے الٹی میٹم رکھ دیا گیا۔ اور مجھے ڈر ہے کہ برطانوی فنی ماہر بھی زیادہ دیر تک ایران میں نہ رہ سکیں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سکاٹ لینڈ کا دورہ ترک کر کے واپس لنڈن آگئے ہیں۔

برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن کے یقین دلانے کے باوجود کہ برطانی فنی ماہروں کو ایران سے واپس نہیں بلایا جائے گا بعض خبر رساں ایجنسیوں نے یہ اطلاع دی ہے کہ برطانی باشندوں کے علاوہ تیل کے چشموں میں کام کرنے والے ملازموں اور تمام برطانی فنی ماہروں کے انخلاء کی سکیم مکمل بھی ہو چکی ہے آبادان کے برطانی باشندوں کو ۲۴ گھنٹوں میں اور تیل کے چشموں کے برطانی ملازموں کو ۷۲ گھنٹے کے اندر اندر ایران سے نکالا جا سکے گا۔ کمپنی نے تمام برطانی عورتوں اور بچوں کو حکم دیا ہے کہ وہ آبادان میں جمع ہو جائیں۔ ان کے انخلاء کے لئے خاص ہوائی جہاز سروس جاری کر دی گئی ہے۔

کمپنی نے کے حکام نے کہا ہے کہ وہ ایران کے احکامات کی تعمیل نہیں کریں گے اور اب کے چھٹیاں نہ کرنے کی تجویز کو بھی مسترد کر دیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تک کارخانوں میں کام ہو رہا ہے وہ استعفے داخل نہیں کریں گے۔ ایرانی بورڈ کے نمائندوں نے آج ان چشموں کے کارخانوں پر قبضہ مکمل کر لیا جن کا تیل ایران کی داخلی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور ان میں تمام اعلیٰ عہدوں پر ایرانی باشندوں کو لگا دیا گیا ہے۔

عراق کی آزاد پارٹی کے لیڈر نے ڈاکٹر مصدق کو تیل کو قومی ملکیت میں لینے کے کام میں کامیابی پر مبارکباد کا ایک برقی تار ارسال کیا ہے۔

سپین اپنا مراقشی علاقہ چھوڑنے کو تیار ہے

میڈرڈ ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سپین نے مصر کو ایک مراسلے میں بتایا ہے کہ وہ مراقش میں اس علاقے سے جو اس کے قبضے میں ہے دست بردار ہونے کو تیار ہے۔ لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ جونہی سپین دست برداری کا اعلان کرے گا فرانس اس پر قبضہ کر لے گا۔

فلسطینی مہاجرین کی بٹالین بنانے کی تجویز

قاہرہ ۲۲ جون۔ مصری حکومت نے غازہ میں فلسطینی مہاجروں کی ایک بٹالین بنانے کا ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ ان سے اردن میں فلسطین لیگیشن کے طریقے پر تربیت دی جائے گی۔ اور انہیں ممتاز مصری فوجی افسر تربیت دیں گے۔ آج مصری حکومت کے ایک ترجمان نے کہا کہ اس بٹالین کے قیام سے مہاجرین کی ہمت بڑھ جائے گی۔

پانی سپلائی کرنے اور خراب پانی نکالنے کیلئے
حکومت پنجاب کے ۴۷ منصوبے

لاہور ۲۲ جون۔ پنجاب کی حکومت نے شہروں میں پینے کا پانی سپلائی کرنے اور خراب پانی کے نکاسی کے سلسلے میں ۴۷ منصوبوں کی ایک سکیم مکمل کر لی ہے اس پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اور ۲ سال میں مکمل ہو جائے گی ان میں سے ۳۵ منصوبے پانی سپلائی کرنے کے متعلق ہیں اور ۱۲ خراب پانی کے نکاسی کے سلسلے میں تاکہ مچھروں کی پیدائش کو روکا جا سکے۔

یہودیوں کی عرب سرحد میں دخل اندازی

قاہرہ ۲۲ جون۔ رات یہودیوں نے بیت المقدس کے علاقے کی عرب سرحد میں پھر دخل اندازی کی ۸۵ مسلح یہودی سپاہی عرب علاقے میں داخل ہو گئے اور گولیاں برسائیں جس سے ایک عرب عورت زخمی ہو گئی۔ جواباً عرب رضاکاروں نے بھی گولیاں برسائیں جن سے تین افراد ہلاک ہو گئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"حجاز اور دوسرے ملک میّت کی طرح تھے۔ مخلوق کے شافع نے انہیں زندہ کیا اور سمندر کو نزدیک کر دیا۔ اس کی روشن شریعت راہ آباد و ویران ہے۔ وہ غیرت والا ہے جس نے ہر مندر میں گویا آگ لگا دی اور جلسۂ بت کو راکھ کر دیا اور خدا کا کلام لایا جو کتاب کریم ہے حاجت مند کی حاجت روائی کرتی ہے۔ پس اے معرفت کے طالب آپ کی شرع کا دامن پکڑ لے اور اس پیشوا کے بعد کل پیشواؤں کو چھوڑ دے"

(ترجمہ از کرامات الصادقین)

نزدیک و دور سے

حیدر آباد سندھ ۲۲ جون۔ راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کے سلسلے میں استغاثہ کے پہلے گواہ پر آج بھی جرح جاری رہی۔

کراچی ۲۲ جون۔ سندھ کے انتخابی حلقے مقرر کرنے والی کمیٹی نے ابتدائی رپورٹ مکمل کر لی ہے اس رپورٹ میں ہر حلقے سے صرف ایک ہی ممبر کی سفارش کی گئی ہے۔

جنیوا ۲۲ جون۔ صحت کے عالمی ادارہ نے پاکستان میں بچوں کی صحت اور زچوں کے تحفظ کے لئے کراچی ڈھاکہ اور پشاور میں تین مراکز کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کراچی ۲۲ جون۔ وزیر تعلیم و زراعت سرحد میاں جعفر شاہ نے کہا کہ آئندہ چھ ماہ کے اندر اندر صوبے کے تمام دخیل کار کاشتکاروں کو حقوق مالکانہ مل جائیں گے۔ قانون لگانداری کے پاس ہونے کے بعد سے اب تک ایک لاکھ دخیل کار کاشتکار حقوق مالکانہ حاصل کر چکے ہیں۔

کراچی ۲۲ جون آج پاکستان کے تین صحافی مسٹر خورشید حسن۔ سید ابو سعید بزمی اور مسٹر خلیل الرحمٰن امریکہ کے حالات مطالعہ کرنے کے لئے قاہرہ روانہ ہو گئے

شیخ عبداللہ کی نازیبا حرکت
ڈاکٹر گراہم کا بائیکاٹ کیا جائے

سرینگر ۲۲ جون۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبداللہ کی حکومت نے اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر کے مشن میں ان سے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس ناروا تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اور بائیکاٹ کی سکیم کو موثر بنانے کیلئے پندرہ ارکان کی ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

چندہ امداد درویشان و فدیہ رمضان

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

سابقہ اعلان کے بعد میرے دفتر میں جو رقوم چندہ امداد درویشان کی مد میں موصول ہوئی ہیں یا درویشوں اور ان کے اہل و عیال کے لئے جو رقوم فدیہ ماہ رمضان کے طور پر میرے دفتر میں پہنچی ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے یہ رقوم ارسال کر کے اپنے درویش بھائیوں اور ان کے مستحق رشتہ داروں کو اپنی محبت سے نوازا ہے۔ اور دین و دنیا میں ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو آمین یا ارحم الراحمین

نمبر	تفصیل	رقم
(۱)	اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الرشید صاحب مرحوم لاہور (بیس روپے آئے تھے دس روپے مقامی طور پر تقسیم کئے گئے)	۱۰—۰—۰ روپے
(۲)	والدہ ظفر احمد صاحبہ (اہلیہ شیخ محمد صدیق صاحب) کلکتہ فدیہ رمضان برائے درویشان	۳۰—۰—۰ "
(۳)	والدہ ظفر احمد صاحبہ (اہلیہ شیخ محمد صدیق صاحب) کلکتہ برائے درویشان (اپنے بچوں کے پاس ہونے کی خوشی پر)	۱۰—۰—۰ "
(۴)	حضرت اماں جان ام المومنین اطال اللہ ظلہا فدیہ رمضان	۴۰—۰—۰ "
(۵)	پیر صلاح الدین صاحب ای۔ اے۔ سی لاہور بحساب فدیہ پیر محی الدین صاحب مرحوم	۲۰—۰—۰ "
(۶)	والدہ صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب فدیہ	۲۰—۰—۰ "
(۷)	اہلیہ " " "	۲۰—۰—۰ "
(۸)	پیر معین الدین صاحب فدیہ	۲۰—۰—۰ "
(۹)	پیر صلاح الدین صاحب ای۔ اے۔ سی لاہور از طرف پیر محی الدین صاحب مرحوم برائے کپڑے غرباء	۲۰—۰—۰ "
(۱۰)	امۃ الوہاب بیگم صاحبہ اہلیہ محمد خورشید صاحب کراچی فدیہ رمضان	۳—۸—۰ "
(۱۱)	شیخ اللہ بخش صاحب قادیانی حال لائل پور فدیہ رمضان	۱۵—۰—۰ "
(۱۲)	شیخ محمد حسین صاحب قانون گو پنشنر شیخوپورہ فدیہ	۱۵—۰—۰ "
(۱۳)	کیپٹن عبد الحمید صاحب جی۔ ایچ کیو راولپنڈی امداد درویشان	۱۰—۰—۰ "
(۱۴)	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ فدیہ	۳۰—۰—۰ "
(۱۵)	" " " " " صدقہ	۲۰—۰—۰ "
(۱۶)	سید سردار حسین شاہ صاحب عارف والا فدیہ	۱۵—۰—۰ "
(۱۷)	اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم حال گوجرانوالہ صدقہ	۵—۰—۰ "
(۱۸)	اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم از طرف اعزاز احمد مرحوم صدقہ	۵—۰—۰ "
(۱۹)	کپتان مہر غلام محمد صاحب کھوکھر مغلپورہ صدقہ	۱۰—۰—۰ "
(۲۰)	عنایت اللہ صاحب چک ۶۳/۱۰ شیخوپورہ ہدیہ برائے درویشان	۵—۰—۰ "
(۲۱)	سید ارتضیٰ علی صاحب "الحمراء" کراچی امداد درویشان	۱۰—۰—۰ "
(۲۲)	مولوی محمد اعظم صاحب مولوی فاضل خزانچی پی۔ ڈبلیو۔ ڈی دفتر بجلی لاہور از طرف والدہ خود (اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب) بطور فدیہ	۱۰—۰—۰ "
(۲۳)	اہلیہ صاحبہ شیخ محمد سعید صاحب لاہور فدیہ از طرف شیخ محمد سعید صاحب	۲۰—۰—۰ "
(۲۴)	امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شمس الدین صاحب سیال منڈی بوریوالہ فدیہ	۱۲—۰—۰ "
(۲۵)	حکیم عبد العزیز صاحب فیروز پوری لاہور فدیہ	۷—۸—۰ "
(۲۶)	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب رانجھا کراچی از طرف اہلیہ خود امداد درویشان	۱۰—۰—۰ "
(۲۷)	مولوی محمد اعظم صاحب لاہور از طرف والدہ خود (اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب) امداد درویشان	۵—۰—۰ "
	میزان	۳۹۸—۰—۰ روپے

فدیہ مسکین صرف غیر مستطیع الصوم کے لئے ہے

قرآن کریم میں رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے ضمن میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ "وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین (بقرہ پ۲) کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ فدیہ مسکین ادا کر سکتے ہیں۔ (از مسیح موعودؑ بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء) مگر اس آیت کا غلط مفہوم لیکر بعض لوگ جو روزہ رکھ سکتے ہیں۔ وہ فدیہ مسکین دے کر خیال کر لیتے ہیں۔ کہ روزہ سے چھوٹ گئے۔ یہ طریق سراسر گناہ کا طریق ہے۔ اور اس طرح کرنے سے کوئی شخص روزہ کے حکم سے آزاد نہیں ہو سکتا۔

واضح رہے کہ آیت مذکورہ بالا میں فدیہ مسکین صرف ایسے لوگوں کے لئے ہے۔ کہ جو روزہ رکھ ہی نہیں سکتے: جیسے شیخ فانی اور دائم المریض وغیرہ۔ ایسے لوگوں کے لئے جائز ہے۔ کہ وہ فدیہ مسکین ادا کر کے ثواب لیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو فرمایا۔ "جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر مسدود ہو جائیگی۔ اور سال بھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو ہی ہدایت دی جائیگی۔" (فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

— سچائی —

کیا آپ سچائی کے اس معیار پر پورے اتر رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ کیا آپ کا قول سچائی کا ضامن ہے۔ کیا آپ کے ساتھ لین دین کرنے والے اور آپ کے ہمجولی آپ کی غیر حاضری میں بھی یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ آپ کا قول و اقرار مجسم سچائی ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ولادت

(۱) ۲۹-۳۰ مئی ۱۹۵۱ء کی درمیانی شب ۱۲ بجے میرے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ الکریم نام تجویز فرمایا۔ احباب مولودہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ از قلعہ گوجر سنگھ لاہور (۲) محمد اسمٰعیل صاحب کے گھر اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ (۳) مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی کارکن نظارت علیا ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۱۰ جون کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیر احمد نام تجویز فرمایا ہے احباب ان دونوں کی لمبی عمر سلسلہ کے سچے خادم بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

271

روزنامہ "الفضل" لاہور

مورخہ ۲۳؍جون ۵۱ء

تقوے - ہدایت - فلاح

قرآن کریم کا آغاز اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل الفاظ سے فرمایا ہے:

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ... وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

پہلی چیز جو غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کی فلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے تقوے کو بنیاد قرار دیا ہے۔ تقوے کیا ہے؟ یہ ایک دقیق بحث ہے۔ جس میں ہم اس مختصر مضمون میں نہیں جانا چاہتے۔ لیکن قرآن کریم کی مندرجہ بالا عبارت میں ان اوصاف کا مجملاً ذکر کر دیا گیا ہے۔ جو ایک متقی انسان میں پائے جانا ضروری ہیں۔ اول یہ کہ اس کا غیب پر ایمان ہو۔ موجودہ علمی زبان میں اس کے معنی مابعد الطبیعیاتی حالتیں کئے جا سکتے ہیں۔ جن میں بنیادی چیز اللہ تعالےٰ پر ایمان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس ایک لفظ میں دینیات کی اصل کو واضح کر دیا ہے۔ اور بتا دیا ہے کہ وہی انسان متقی کہلا سکتا ہے۔ جس کے تمام اعمال خواہ انفرادی ہوں یا اجتماعی ایمان بالغیب کے نقطۂ نظر سے ہوں جس شخص کا غیب پر ایمان نہ ہو۔ یعنی جو شخص محض مادی نفع و نقصان کی رو سے کوئی عمل کرتا ہے۔ خواہ وہ عمل کتنا ہی اچھا ہو۔ وہ زندگی کے صحیح نقطۂ نظر سے ادا نہیں ہوگا۔ اور اس کے جو نتائج مترتب ہوں گے۔ وہ انسان کو اس منزل کی طرف لے جانے والے نہیں ہوں گے۔ جس منزل کی طرف اللہ تعالےٰ انسان کو لے جانا چاہتا ہے۔

دوسری چیز جو تقوے کا جزو اعظم ہے۔ اقامت الصلوٰۃ ہے۔ ایمان بالغیب ایک ذہنی حالت ہے انسان صرف ذہن ہی ذہن نہیں ہے بلکہ جو کچھ انسان کے ذہن میں تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ جب تک ان کا اثر اعمال میں ظاہر نہ ہو۔ انسانی زندگی اپنی تکمیل نہیں کر سکتی۔ ذہنی حالتوں اور اعمال کا تطابق ہی ارتقائے حیات کا ضامن ہو سکتا ہے الصلوٰۃ کیا ہے؟ ایمان بالغیب کا اعمال میں اظہار یعنی اپنے آپ کو ایمان بالغیب کے نقطۂ مرکزی یعنی ذات باری کے سپرد کر دینا ہمارا اٹھنا۔ بیٹھنا چلنا پھرنا۔ کھانا۔ پینا۔ الغرض ہمارا ہر فعل اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ہو جائے

تیسری چیز ان نعمتوں کا صحیح استعمال ہے جو اللہ تعالےٰ نے ہم کو عطا کی ہیں۔ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ ایک متقی انسان اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ان کو اس طریقے سے خرچ کرتا ہے۔ کہ جو کچھ اس کی اپنی زندگی کی ضروریات سے بچ رہتا ہے۔ وہ دوسری زندگیوں کی ضروریات میں کام آئے۔

چوتھی چیز حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر ایمان اور پانچویں چیز تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان ہے۔ چھٹی چیز یوم آخر پر ایمان ہے۔

یہاں ایک بات غور طلب ہے۔ تقوے کا پہلا درجہ ایمان بالغیب ہے۔ اور دوسرا تیسرا اعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ سوال ہو سکتا ہے کہ رسالت پر ایمان ان مدارج کے بعد کیوں بیان کیا گیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ انسان سرسری غور سے ایمان بالغیب کی ضرورت کو محسوس کر سکتا ہے۔ زندگی میں یہ سوال کہ آیا اس کائنات کا بنانے والا کوئی ہے یا نہیں ہر موڑ پر سامنے آتا ہے۔ انسانی تاریخ میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں کسی بالا ہستی یا ہستیوں کو نہ مانتے ہوں۔ اس لئے انسانوں کی ایک خدا کی طرف راہ نمائی کرنا اتنا مشکل نہیں ہے۔ مظاہر قدرت دیکھ کر اور عقلی دلائل سے انسان جلد ہی کم از کم اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کائنات کا کوئی بنانے والا ہونا چاہیئے۔ اور وہ ایک ہی ہونا چاہیئے۔

مگر رسالت پر ایمان لانے کے لئے زیادہ دقت پیش آتی ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مخالفین کو اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے میں پس و پیش نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے لئے یہ ماننا مشکل ہوتا ہے۔ کہ انہی میں سے ایک بشر سے اللہ تعالےٰ کلام کرتا ہے۔ ان کا یہ اعتراض عام ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کچھ نازل نہیں کیا۔ یہ ہم جیسا ہی بشر ہے۔ اپنے پاس سے باتیں بنا کر اللہ تعالےٰ پر افترا کر رہا ہے۔

ابلیس کو اللہ تعالےٰ کی ہستی سے انکار نہیں تھا۔ آدم پر ایمان لانے کے سوال سے مشکل پیدا ہو گئی تھی۔

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان اقامت الصلوٰۃ اور انفاق نعمت میں کسی قدر ترقی نہ کرے۔ یعنی جب تک انسان ان اعمال میں مشق نہ بہم پہنچا لے۔ جو اس کے دل میں ایمان بالغیب کو محکم کرنے والے ہیں۔ اس کو مقام رسالت کا بھی عرفان حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ رسالت کی ضرورت کو سمجھ نہیں سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان کو تعلق باللہ کا کچھ نہ کچھ ذاتی چسکا خواہ وہ بہت خفیف اور مبہم ہی کیوں نہ ہو نہ پڑ جائے۔ اس وقت تک انسان یہ یقین نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالےٰ انسانوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے انسانوں کو انسان کی ہدایت کے لئے مقرر کرتا ہے۔ جو اس کا پیغام انہیں پہنچاتا ہے۔ ظالموں کو ڈراتا اور نیکوکاروں کو بشارت دیتا ہے۔

یوم آخر پر ایمان کا درجہ ایمان بالرسالت کے بعد آتا ہے۔ کیونکہ یوم آخر کا صحیح ادراک رسالت کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن دراصل یہ تمام مدارج شناخت کے لئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ ترتیب انسانی فطرت اور تقوے کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے رکھی ہے۔ ورنہ ضروری نہیں ہے کہ ایک متقی انسان ان مدارج کو نگاہ رکھے۔ دراصل یہ تمام باتیں ایک دوسرے کی ممد و معاون ہیں۔ جب کسی انسان میں ان باتوں کا صحیح امتزاج ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ عَلٰى هُدًى اور مُفْلِحُوْنَ میں سے ہو جاتا ہے۔

اگرچہ رسالت پر ایمان ذرا مشکل اور جرأت سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ جب تک رسالت پر حقیقی ایمان نہ پیدا ہو۔ ایمان بالغیب بھی کما حقہ تقویت پذیر نہیں ہوتا۔ اور نہ انسان اقامت الصلوٰۃ اور انفاق نعمت کی تکمیل کر سکتا ہے۔ اور رسالت پر ایمان اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان کو خود تعلق باللہ کا کچھ نہ کچھ تجربہ نہ ہو۔ تصدیق بالقلب کے یہی معنے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ چونکہ آج دنیا تعلق باللہ کی منکر ہو گئی ہے۔ اس لئے نہ اس کو ایمان بالغیب اور نہ ایمان بالرسالت کا صحیح ادراک حاصل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج اقامت الصلوٰۃ اور انفاق نعمت کو بے کار سمجھا جاتا ہے۔ اور دنیا محض دنیوی خواہشات میں منہمک ہو گئی ہے۔ اور ہم وہ ابتری دیکھ رہے ہیں۔ جو تمام دنیا پر پھیل گئی ہے۔

احباب اور عہدہ داران جماعت احمدیہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

احباب اور عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے سلسلہ میں نظارت علیا کے اعلانات نظر سے گذرے ہوں گے جماعت مقامی کے عہدہ داروں کے متعلق بمنشاء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز صدر انجمن احمدیہ نے مطابق قواعد و ضوابط صدر انجمن قاعدہ ۸۱۸ الف یہ شرط لازمی قرار دے دی ہوئی ہے۔ کہ جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہو سکتا۔ جبتک وہ بلحاظ اپنی اپنی عمر کے مجلس انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا باقاعدہ ممبر نہ ہو۔

چونکہ ابھی تک بہت سی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ وغیرہ ہی قائم نہیں ہوئیں۔ ان کا ممبر بننا تو در کنار رہا۔ اس لئے ہر ایک ایسی جماعت و امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ جہاں پر مجالس انصار اللہ وغیرہ قائم نہیں ہوئیں۔ وہ جلد اپنے اپنے ہاں مطابق قواعد و ضوابط انصار مجالس انصار اللہ قائم کرلیں۔ اور مجالس انصار اللہ کے عہدہ داروں کا انتخاب کروا کر مرکز میں ان کے نام برائے منظوری بھجوا دیں۔ اسی غرض کے لئے بہت جلد قواعد و ضوابط انصار اللہ اور فارم درخواست ممبری دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ سے لکھ کر منگوا لیں۔

(۲) جس جماعت میں بلحاظ ذاکر از چالیس سالہ عمر کے صرف ایک یا دو ہی انصار ہوں۔ اور تین افراد سے کم تعداد ہونے کی وجہ سے مجلس انصار اللہ ہی قائم نہ ہو سکتی ہو۔ ایسی جماعتوں کے اکے دکے انصار کو چاہیئے۔ وہ بھی مرکز سے فارم درخواست ممبری منگوا کر انصار کے ممبر بن جائیں۔ ان کے نام براہ راست دفتر مرکزیہ انصار اللہ کے رجسٹر میں درج ہو جائیں گے۔ جن کو براہ راست تنظیم انصار کے پروگرام کے ماتحت مرکزی ہدایات پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ ورنہ جب تک ایسے اکے دکے انفرادی انصار مرکز میں نام درج رجسٹر کرا کر انصار کے ممبر نہ بن جائیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۱۸ الف کی شرط عہدہ داران جماعت مقامی کے بننے میں مستثنیٰ قرار نہ دیئے جائیں گے ہر انصار کا تنظیم انصار میں آ جانا ضروری ہے۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) مرزا عبد الغنی صاحب ارجن نگر لاہور کی اہلیہ عرصۂ دراز سے بعض امراض میں مبتلا ہیں۔ اور روز بروز کمزور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ (۲) ملک محمد صدیق صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر گجرات حال بادامی باغ کا تبادلہ بعض شر پسندوں کی شرارت کی وجہ سے گجرات سے ہو گیا تھا۔ ان اقدامات کے خلاف ص اپیل کر رکھی تھی۔ اب فیصلہ کا انتظار ہے۔ نیز ان کی اہلیہ پانچ ماہ سے ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور پریشانیوں کو دور کرے۔

ختم نبوّت کا کون محافظ ہے؟

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب۔ فاضل مبلغ اسلام مقیم سنگاپور)

نبوت بلا ریب خدا تعالےٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اور توحید الٰہی کے بعد اسی نبوت کا درجہ ہے۔ اسی سے حقیقتاً خدا تعالےٰ کی پہچان ہوتی ہے اسی سے بندے کو خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنے منشاء اور مرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی کے ذریعہ انسان پر اسکی قدرتیں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ اور سچی بات یہ ہے۔ کہ اگر نبوت نہ ہوتی۔ تو انسان اپنی انسانیت ہی کو نہ پہچان سکتا۔

پہلے زمانوں میں جن لوگوں نے اسے پہچان لیا اور پھر انہیں یہ نعمت عظمیٰ نصیب بھی ہوئی تو انہوں نے اسکی اجارہ داری کا دعویٰ کر دیا۔ اور کہا کہ یہ نعمت یہ بے بہا عطاء اور یہ فیض ہمارے سوا کسی اور کو حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔ صرف ہم ہی اس کے لائق ہیں۔ بلکہ یہاں تک غلو ہوا کہ باوجود اس اعتقاد کے کہ آئندہ ایک بہت بڑا نبی آنے والا ہے۔ یہود نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ نبوت موسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گئی ہے۔ لکھا ہے۔ "والیہود کانوا یقولون انہ لا نبی بعد موسیٰ۔" (تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۱۰) کہ یہود کا کہنا ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

گو انبیاءؑ تو ہر ایک اُمت میں مبعوث ہوئے۔ مگر ایک لمبے عرصے تک یہ رحمت کی بارش اکثر بنی اسرائیل پر ہوتی رہی۔ اسی لئے انہیں اپنے زمانہ کی "افضل قوم" اور ان کے ملک کو "مبارک زمین" قرار دیا گیا ہے۔ پھر ہزاروں سال بعد بنی اسماعیل کی باری آئی۔ فیض الٰہی کے دریا کا رخ "بیت عتیق" (مکہ) کی طرف پلٹا۔ ابراہیم علیہ السلام کی محبت بھری عاجزانہ دعا پھل لائی۔ موسیٰ علیہ السلام کی عظیم الشان پرانی پیشگوئی ظہور پذیر ہوئی۔ اور مسیح علیہ السلام کی موعودہ "آسمانی بادشاہت" ایک ایسی قوم کو ملی جسے خود اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور ایسی زمین میں قائم ہوئی۔ جس میں بظاہر ریت اور پتھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوئے۔ باوجودیکہ فیض عام تھا۔ ہر ایک کے لئے دربار کھلا تھا۔ اور دعوت کسی ایک قوم سے مختص نہ تھی۔ پھر بھی نصاریٰ اور یہودیوں کو خدا کا یہ انتخاب پسند نہ آیا۔ اور صرف حسد کی وجہ سے اس کے منکر بلکہ اس کے دشمن بن گئے۔ عرب جن کو یہ شرف بخشا گیا۔ خود ششدر و حیران رہ گئے۔ فقال الکٰفرون ھٰذا شیء عجیب (سورہ قٓ آیت ۲) کہنے لگے ہم میں نبی پیدا ہو؟ واقعی عجیب بات ہے!!!

کچھ تو اس حیرت میں غرق ہو کر رہ گئے۔ اور کچھ کہنے لگے کہ اگر نبوت ملنی تھی۔ تو ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت اس کے زیادہ حقدار تھے۔ گویا وہ تکبر ہی مارے گئے۔

محمدؐ خاتم النبیین

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انبیاءؑ سے افضل تھے۔ کیونکہ (۱) تمام مشہور انبیاءؑ نے کسی نہ کسی رنگ میں آپ کے آنے کی پیشگوئی کی۔ اور آپ کے ظہور کو اعلیٰ واتم ظہور قرار دیا۔ (۲) آپ کی تعلیم کامل (۳) آپ کی دعوت عام اور (۴) آپ پر جو کتاب نازل ہوئی وہ بالکل محفوظ ہے۔ اور تاقیامت محفوظ رہے گی۔ اس لئے اب ہر ایک قسم کا روحانی فیض آپ ہی کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ گویا یہ معرفت الٰہیہ کا ایک وسیع دروازہ ہے۔ اور اس کے علاوہ سب دروازے بند ہیں۔

پس اس لحاظ سے کہ (۱) آپ سب انبیاء سے افضل اور آخری بلند درجہ پر فائز ہیں۔ (۲) تمام انبیاء کا فیض بند ہو چکا۔ صرف آپ کا فیض جاری ہے۔ اور کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کا مطیع نہ ہو۔ یا مستقل ہو اور (۳) کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی جو شریعت اسلام کو منسوخ کرے۔ آپ کو خاتم النبیین کہا گیا۔ قرآن کریم احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ سے یہ تینوں باتیں واضح ہیں۔

خاتم النبیین کے پہلے معنے

حضرت شیخ عبد الحق دہلوی "فتوح الغیب" کی شرح فارسی میں فرماتے ہیں:۔

"نخست مرتبہ ایمان است پس ازاں درجہ علم بعد ازاں ولایت و بدلیت و صدیقیت و ہرچہ گویند درجات و مراتب ولایت۔ پس ازاں نبوت و رسالت و اولوالعزمیۃ و بعد از ہمہ ختمیت و محمدیت" (مقالہ ۵۶) یعنی پہلا درجہ ایمان کا ہے پھر علم کا پھر اس کے بعد ولایت بدلیت اور صدیقیت وغیرہ ولایت کے مراتب کا۔ پھر نبوت۔ رسالت کا اور سب سے آخری ختم نبوت اور محمدیت کا درجہ ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔ ؎

ہر رتبہ کہ بود در امکاں بردست ختم
ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بر و تمام

یعنی جو رتبہ کسی انسان کے لئے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ اسی پر ختم ہے۔ اور ہر نعمت جو خدا نے کسی انسان کے لئے رکھی۔ وہ اسی پر تمام کر دی۔

علامہ محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہو گئے۔ جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں"

پس ختم نبوت "روحانیت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے جو آنحضرت صلعم

کو حاصل ہوا۔ صالحین میں ایک سب سے بڑا صالح ہوتا ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر شہید کا درجہ ہے۔ پھر شہداء میں سے ایک سب سے بڑا شہید ہوتا ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر صدیق کا درجہ ہے۔ پھر صدیقین میں سے ایک سب سے بڑا صدیق ہوتا ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر نبی ہے۔ پھر انبیاءؑ میں سے ایک سب سے بڑا نبی ہونا چاہیئے۔ سو وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اس درجہ نبوت کے بعد کوئی ایسا درجہ نہیں جو کسی دوسرے کو حاصل ہو۔ پس درجات کو دیکھتے ہوئے بلندی کی طرف نظر دوڑاؤ۔ تو انبیاء کرامؑ میں سے سب سے بلند اور آخری محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی نظر آئیں گے آگے نظر دوڑاؤ۔ تو کوئی اور انسان نظر نہ آئیگا۔ یہی معنے ہیں العاقب کے جو (صحیح مسلم باب اسماء النبی) میں درج ہیں۔ الذی لیس بعدہ احد یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ انسان ہیں۔ کہ آپ کے بعد اور کوئی انسان نہیں۔

اگر عوام کے خیال کے مطابق آپ کو حسابی لحاظ سے سب سے آخر میں آنے والا نبی مانا جائے تو یہ کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ اگر "آخری زمانہ" فضیلت کی دلیل ہے۔ تو قیامت سے قبل سب سے آخر میں مرنے والا انسان خاتم الانس کہلا کر سب سے افضل قرار دیا جائے گا۔ اور انبیاءؑ میں سے عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین کہلائیں گے۔ کیونکہ ان کا زمانہ سب انبیاءؑ سے "آخری زمانہ" ہوگا۔ الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے۔ "آخر الرسل وھو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ" مطلب یہ کہ زمانہ کے لحاظ سے آخری رسول عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

خاتم النبیین کے دوسرے معنے

عموماً خاتم النبیین کے معنے "بند کرنے والا" کے لئے جاتے ہیں۔ اور اس کے لئے ختم کے مشتقات کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ ہم اپنے دوستوں سے للّٰہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ نبوت کے دروازہ کو بند کرنا یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے یا کسی بندہ کا۔ اگر نبی بھیجنا یا نہ بھیجنا اور نبوت عطا فرمانا یا نہ عطا فرمانا صرف اللہ تعالےٰ کے اختیار ہی میں ہے۔ تو درحقیقت خود اللہ تعالیٰ خاتم النبیین ہوا نہ کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

پھر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ تمام انبیاء کو بند کرنے کا مطلب کیا ہے؟ بظاہر اس کے دو ہی مطلب ہو سکتے ہیں۔ (۱) آپ سے پہلے کے تمام انبیاءؑ میں سے کوئی نبی دوبارہ نہیں آسکے گا۔ (۲) پہلے انبیاءؑ کی امتوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے بغیر کوئی خاص فیض اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل نہ ہو سکے گا۔

اگر ہمارے بھائی اس یقین پر قائم ہیں۔ کہ چونکہ تمام انبیاء سابقین کا خاتم آچکا۔ اس لئے ان انبیاء کرام میں سے کوئی نبی دوبارہ نہیں آسکتا۔ تو یقیناً ان کا یہ خیال ان کے اس خیال سے ٹکرائیگا۔ کہ آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور نیز اس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ جن پہلے انبیاء کرام کو بند کیا گیا ہے۔ وہ تو نہیں آسکتے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت سے آپ کا مطیع نبی آسکتا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ خاتم النبیین کے معنی "پہلے تمام انبیاءؑ کو بند کرنیوالا" نہیں بلکہ اسکے معنی یہ ہیں۔ کہ "آئندہ آنیوالے انبیاءؑ کو بند کرنیوالا" تو ہم پوچھتے ہیں کہ آئندہ آنیوالے ان انبیاءؑ کی بعثت کا خدا کی طرف سے فیصلہ ہو چکا تھا یا نہیں۔ اگر خدائی فیصلہ ہو چکا تھا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انہیں کیسے بند کر سکتے تھے۔ اور اگر خدا کے علم میں اور کوئی نبی آنے والا تھا ہی نہیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آکر کس کو بند کیا۔ پھر یہ بھی قابل غور بات ہے کہ ہمارے بھائی "خاتم النبیین" کے معنے "تمام انبیاءؑ کو بند کرنے والا" بیان کرتے ہیں۔ مگر مندرجہ بالا معنے کی رو سے اس کے معنے ہوئے "آئندہ آنے والے تمام انبیاء کو بند کرنے والا"۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ اگر خاتم کے معنے "بند کرنے والا" کے مانے جائیں۔ تو "خاتم النبیین" کے معنے صرف یہ ہوں گے۔ کہ آپ تمام انبیاء سابقین کے فیض کو بند کرنے والے ہیں اس طرح کہ اب ان کا فیض براہ راست ان کے متبعین کو نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ کسی نبی کا متبع اگر واقعی چاہتا ہے۔ کہ اسے کوئی فیض خاص حاصل ہو۔ تو اسکی یہی صورت ہے۔ کہ وہ آپ پر ایمان لا کر خدا تعالےٰ کی پوری پوری اطاعت کرے۔ ورنہ دوسرے انبیاء کی سب کھڑکیاں بند ہو چکیں۔

اسی مفہوم کی تائید کرتی ہے وہ حدیث جو شفاعت سے تعلق رکھتی ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "ویطول یوم القیامۃ علی الناس حتی یقول بعضھم لبعض انطلقوا بنا الی اٰدم ابی البشر فلیشفع لنا الی ربہ فلیقض بیننا.... فیاتون عیسیٰ فیقولون یا عیسیٰ انت روح اللہ و کلمتہ فاشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا فیقول لست ھناکم قد اتخذت انھا من دون اللہ وانہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ثم قال ارئیتم لو کان متاع فی وعاء قد ختم علیہ اکان یقدر علی ما فی الوعاء حتی یفض الخاتم فیقولون لا فیقول ان محمدًا خاتم النبیین قد حضر الیوم" (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۹۶-۲۹۷)

ترجمہ:۔ قیامت کا دن لوگوں کو بہت لمبا محسوس ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے۔ آؤ

ابوالبشر آدمؑ کے پاس جئیں اور درخواست کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت کریں۔ کہ حساب جلد ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آخر وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ خدا کے پاک بندے اور اسکی خاص قدرت کے مظہر ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ سے شفاعت کریں۔ کہ وہ ہمارے متعلق جلد فیصلہ دے۔ وہ جواب دیں گے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے خدا کا ہمسر قرار دیا گیا۔ اور آج تو خود مجھے اپنے متعلق فکر لاحق ہے۔ مگر ساتھ ہی آپ نے فرمایا۔ کہ بتاؤ اگر کوئی سامان کسی ایسے برتن میں ہو۔ جس پر مہر لگائی گئی ہو۔ تو وہ مہر کھولے بغیر وہ سامان نکالا جا سکتا ہے؟ سب لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ تو عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جو تمام انبیاء کی مہر ہیں۔ وہ موجود ہیں ان کے پاس جاؤ۔"

اس حدیث میں تمام انبیاءؑ کو ایک برتن سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اور ان کے فیض (شفاعت وغیرہ) کو اس سامان سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ جو اس برتن میں محفوظ ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ مہر قرار دیا گیا ہے۔ جو اس برتن کے منہ پر لگی ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اس برتن (انبیاءؑ) سے سامان (فیض خاص) حاصل کرنے کی جگہ وہی مہر ہے۔

اچھی طرح سمجھ لیں کہ خاتم النبیین کا مطلب حدیث مذکورہ میں یہ بیان ہوا ہے۔ کہ فیض حاصل کرنے کے لئے وہی جگہ مخصوص ہے۔ پس جو وہاں سے برکت حاصل کرتا ہے۔ قابل اعتراض نہیں مگر وہ جو اس راستہ سے فیض حاصل نہیں کرتا بلکہ کوئی نیا راستہ تلاش کرتا ہے وہ ابدالآباد تک محروم رہے گا۔ یہی مطلب ہے حدیث انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا۔ یعنی میں تمام انبیاءؑ کی مہر ہوں۔ اور فیض کا منبع ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو تمہارے لئے کوئی نیا راستہ (شریعت) پیش کر سکے۔ اور پھر مجھے چھوڑ کر تمہیں اس کے ذریعہ سے فیض نبوت بھی حاصل ہو۔

حضرت ملا علی القاری رح نے خاتم النبیین کے یہی معنے فرمائے ہیں۔ "المعنی انہ لا یاتی نبی ینسخ ملتہ' ولم یکن من امتہ" (موضوعات کبیر صفحہ ۵۹) کہ خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہ آئیگا۔ جو آپ کے مذہب کو منسوخ کرے۔ اور آپ کے فیض سے نبی نہ بنا ہو۔"

وہ نبی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے بڑے سے بڑا رتبہ حاصل کرتا ہے۔ وہ جائے غیرت نہیں کیونکہ وہ تو ایک بچے کی طرح ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کی برکت سے اسے وہ انعام ملا ہے۔ اس کے لئے بمنزلہ باپ ہیں۔ وہ روحانی بچہ روحانیت میں خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے۔ مگر روحانی باپ سے بڑھ نہیں ہو سکتا۔ روح المعانی جز ۳ صفحہ ۱۲۷ میں لکھا ہے۔

"وکل نبی تبع نبیا فی التوحید والمعرفۃ وما یتعلق بالباطن من اصول الدین فھو ولد لہ کاولاد المشائخ۔" یعنی ہر نبی جو توحید۔ معرفت الٰہیہ اور دیگر روحانی اصول میں دوسرے نبی کا تابع ہو۔ تو وہ تابع نبی اس متبوع نبی کا بچہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ دیگر بزرگوں کے روحانی بچے ہوتے ہیں"۔

۲۷ دجالوں کے متعلق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی۔ اس میں بھی صاف صاف فرما دیا۔ کہ یاتون باحادیث مالم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) کہ وہ ایسی نئی نئی باتیں پیش کریں گے۔ جو کبھی مسلمانوں کے سننے میں نہ آئی ہونگی۔

چونکہ ان کے راستے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے الگ تھے۔ اس لئے وہ دجال (جھوٹے نبی) کہلائے۔ مگر آپ نے کبھی بھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ ہر "مدعی نبوت" دجال ہوگا۔ بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ میں "نبی اللہ عیسیٰ" آنیوالے ہیں۔ (دیکھیں مسلم جلد ۲ باب ذکر الدجال)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی اور وضاحت فرما دی۔ فرمایا۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ (سورۃ النساء آیت ۶۹)

ترجمہ:۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی کامل فرمانبرداری کریگا۔ تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ملحق ہو جائیگا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ یعنی انبیاء۔ صدیق۔ شہید اور صالح یہی اچھے رفیق ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے۔ کہ نبوت۔ صدیقیت۔ شہادت اور صالحیت کے درجہ کے لئے اب کامل اطاعت کی ضرورت ہے۔ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے جوئے کو پھینک دیتا ہے۔ وہ یہ امید نہ رکھے۔ کہ اسے روحانیت کا چھوٹے سے چھوٹا درجہ بھی حاصل ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے بعد تمام برکات روحانی آپ کی اطاعت سے وابستہ کر دی گئی ہیں۔ پس جہاں آپ کی فرمانبرداری کی برکت سے بڑے سے بڑا انعام حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ کے دامن کو چھوڑ کر چھوٹے سے چھوٹا روحانی درجہ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

ہم نہیں کہتے کہ ہر اطاعت کرنے والا نبی بن جائیگا۔ یا ضرور صدیقیت کا درجہ حاصل کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی یہ جانتا ہے۔ کہ کوئی کیسی اطاعت کرتا ہے۔ اسکی اطاعت کی برکت سے اسے کونسا درجہ ملیگا۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ روحانی انعام طاعت شعار لوگوں کا ہی حصہ ہیں۔ یہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ خدا نے کسی زانی۔ بدکار۔ پست خیال انسان کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا ہو۔

پھر ہم یہ بھی نہیں کہتے۔ کہ نبوت اعمال کی جزا ہے۔ وہ تو ایک انعام ہے۔ جو خود نبی ہی سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ دوسرے لوگوں سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور جب لوگوں کو ضرورت حقہ لاحق ہو پھر عطا فرماتا ہے۔ مگر یہ بھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ اس فضل کو طاعت خالصہ ہی جذب کر سکتی ہے۔ جیسے بہشت کی نعمتیں اعمال انسانی کا بدلہ یا جزا نہیں۔ مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ان کے حصول کا ذریعہ اعمال صالحہ اخلاق فاضلہ اور ایمان ہی ہیں اسی لئے جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا کہ میں بھی بہشت میں فضل الٰہی سے داخل ہوں گا۔ وہاں بہشت کی نعمتوں کو مجازاً اعمال کی جزا بھی قرار دیا گیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ خاتم النبیین کے درجہ نے تمام انعامات کے حصول کے لئے اطاعت کاملہ کو شرط قرار دے دیا ہے۔ اب جب تک کوئی شخص سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اطاعت نہیں کرتا۔ اسے کوئی روحانی انعام حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو شخص آپ کی اطاعت کئے بغیر کسی درجہ کا مدعی ہے۔ اس کا دعویٰ قابل التفات نہیں۔ بلکہ اس سے خاتم النبیین کی ہتک لازم آتی ہے۔ اور دوسرے الفاظ میں یہ مستقل دعویٰ ختم نبوت کا ابطال ہے۔

خاتم النبیین کے تیسرے معنے

خاتم النبیین کے دوسرے معنوں میں یہ وضاحت کی گئی ہے۔ کہ اب روحانیت کا کوئی درجہ خاتم النبیین کی اطاعت کاملہ کے بغیر ملنا ناممکن ہے۔ ورنہ "ختم نبوت" کے کوئی معنے ہی نہیں رہتے۔ روحانیت کا بڑے سے بڑا درجہ حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت تامہ اس کے لئے شرط ہے۔

اب یہ عرض کرنا مقصود ہے۔ کہ خاتم النبیین کے اس مفہوم کے علاوہ ایک اور مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ اگر کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں درجہ نبوت حاصل ہو جائے۔ تو پھر بھی اس کے لئے ممکن نہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے الگ کر کے آپ کے مقابل کھڑا ہو جائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کے علاوہ کوئی نئی شریعت پیش کرے۔ کیونکہ اگر کوئی شرعی نبی آجائے۔ تو شریعت محمدیہ یقیناً منسوخ ہو جائیگی۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اب روحانی فیض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نہیں بلکہ اس نئے شرعی نبی سے حاصل ہوگا۔ سو خاتم النبیین وہ نیا شرعی نبی ہوگا نہ کہ آپؐ۔

ائمہ کرام نے خاتم النبیین کے اس مفہوم کو بھی تسلیم کیا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ جمہور علماء اہلسنت والجماعت نے زیادہ تر اسی مفہوم پر زور دیا ہے۔

امام عبدالوہاب الشعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔ "ان محمداً خاتم النبوۃ لا نبوۃ تشریع بعدہ" یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبوۃ ہیں آپ کے بعد کوئی شرعی نبوت نہیں۔

حضرت ابن عربی فرماتے ہیں:۔

قد ختم اللہ بشرع محمد جمیع الشرائع فلا رسول بعدہ یشرع (الفتوحات المکیہ باب ۳۲م)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمام شرائع کو بند کر دیا۔ پس آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں۔

اس مفہوم کے خلاف جو احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ ان میں سے سب سے مشہور حدیث لا نبی بعدی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہی ایک مایۂ ناز حدیث ہے۔ مگر حدیث لا نبی بعدی کے متعلق بھی علماء اہلسنت والجماعت نے خود وضاحت کی ہے۔ ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی۔" (الفتوحات المکیہ جلد ۲ صفحہ ۳) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو ایسی شریعت لائے۔ جو میری شریعت کے خلاف ہو۔ بلکہ جب بھی کوئی نبی ہوگا۔ میری شریعت کے ماتحت ہی ہوگا۔
(باقی)

جماعت احمدیہ پشاور کو مسجد تعمیر کرنے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنیکی اجازت

جماعتہائے صوبہ سرحد کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ پشاور کو مسجد تعمیر کرنے کے سلسلہ میں نظارت ہذا کی طرف سے مبلغ -/۱۲۰۰ روپیہ صوبہ سرحد کی جماعتوں سے اکٹھا کرنے کی اس شرط پر اجازت دی گئی ہے۔ کہ اس کی وجہ سے لازمی چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ لہذا جملہ جماعتہائے صوبہ سرحد اس سلسلہ میں جماعت پشاور سے تعاون کریں۔ (نظارت بیت المال)

بھوڑو چک ۱۸ میں جلسہ

جماعت احمدیہ بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۱۵-۱۶ جولائی کو جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ اردگرد کی جملہ جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ اور علماء سلسلہ کی تقاریر سے مستفید ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

کیا انبیاء بنی اسرائیل تورات میں ترمیم و تنسیخ کیا کرتے تھے؟

(از مکرم خواجہ عنایت اللہ صاحب راولپنڈی)

اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون بعنوان "کیا خاتم النبیین کے بعد نبی کا آنا ممکن ہے؟" مسلسل اقساط میں شائع ہو رہا ہے۔ جس میں مولوی دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح نے احمدیہ پاکٹ بک کے اس حصہ کو لیکر جس میں اجرائے نبوت پر بحث کی گئی ہے۔ ختم نبوت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ میں نے شائع شدہ اقساط کو بنظر غائر دیکھا ہے۔ مگر افسوس کہ احمدیہ پاکٹ بک کے دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ ان کے دلائل کا رد جو احمدیہ پاکٹ بک میں موجود ہے۔ مولوی دوست محمد صاحب نے اپنے مضمون کی قسط اول میں اعتراض کے جواب میں جو گوہر افشانی کی ہے۔ میں اس پر کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ تا احباب اس بات کا اندازہ کر سکیں۔ کہ غیر مبائعین کا قدم کدھر جا رہا ہے۔

غیر احمدیوں اور غیر مبائعین کی طرف سے آیہ کریمہ "وما ارسلناك الا كافة للناس" پیش کی جاتی ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رسول ہیں۔ لہٰذا اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہماری طرف سے اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ اسی طرح بنی اسرائیل کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول کر کے بھیجا گیا۔ اور تورات ان کے لئے مکمل تھی۔ مگر پھر بھی کئی نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے۔ جو تورات پر عمل کراتے تھے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی طرف رسول ہیں۔ آپ کے بعد جو رسول آپ کی اتباع میں آئے گا۔ وہ بھی تمام دنیا کی طرف ہو گا۔ اور قرآن شریف کی تعلیم پر عمل کرائے گا۔ اس کے جواب میں مولوی دوست محمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل میں نبیوں کے آنے کی ضرورت اس لئے تھی۔ کہ حضرت موسیٰ جو ہدایت لے کر آئے تھے۔ وہ ایک خاص زمانہ کے لئے تھی۔ بعد میں جو نبی آئے حضرت موسیٰ کی شریعت میں ترمیم و تنسیخ کرتے رہے جیسے حضرت عیسیٰ کا قول انجیل میں ہے۔ کہ پہلے تمہیں کہا گیا کہ دانت کے بدلے دانت۔ اور کان کے بدلے کان اور ناک کے بدلے ناک۔ لیکن میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ جو تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے تم دوسری بھی اس کی طرف پھیر دو .... قرآن میں بھی ہے۔ مصدقا لما بين يدي من التوراة ولاحل لكم بعض الذي حرم عليكم (آل عمران) اس آیت میں حضرت عیسیٰ نے اپنے آپ کو مصدق قرار دینے کے باوجود اس کے بعض حرام کو حلال کرنے کی اطلاع دی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل میں نبیوں کی اس لئے ضرورت تھی۔ کہ وہ حسب ضرورت نئے احکام دیتے رہے۔ اور پرانے احکام میں ترمیم و تنسیخ کرتے رہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی یہی ضرورت باقی ہے۔ اور قرآن شریف میں ترمیم و تنسیخ کی گنجائش موجود ہے۔ یا کسی نئے حکم کی ضرورت پیش آنے والی ہے۔ تو بے شک نبیوں کے بھی آنے کی ضرورت ہے۔ اگر قرآن کریم تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے کافی ہے۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے کافی ہے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

(اخبار پیغام صلح ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۵۱ء)

مولوی دوست محمد صاحب نے ہمارے دلائل کی تاب نہ لاکر ایسا راستہ اختیار کیا۔ جس سے قرآن مجید و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی تکذیب لازم آتی ہے مولوی صاحب نے اپنے اس دعویٰ کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد "جو نبی آئے وہ حضرت موسیٰ کی شریعت میں ترمیم و تنسیخ کرتے رہے" تائید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول انجیل سے" پیش کیا کہ دانت کے بدلے دانت۔ کان کے بدلے کان اور ناک کے بدلے ناک۔ لیکن میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ جو تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے تم دوسری بھی اس کے آگے پھیر دو...... مگر حضرت عیسیٰ کے اس قول کے پیش کرنے سے یہ کہاں لازم آگیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام تورات میں ترمیم و تنسیخ کیا کرتے تھے۔ اس کے برعکس ہم انجیل میں واضح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ تعلیم پاتے ہیں کہ "یہ مت خیال کرو۔ کہ میں تمہیں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے آیا ہوں۔ میں منسوخ کرنے نہیں۔ بلکہ پوری کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔"

(متی باب ۵ آیت ۱۷ و ۱۸)

قرآن مجید بھی مولوی دوست محمد صاحب کے اس عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"انا انزلنا التوراة فيها هدى ونور يحكم بها النبيون الذين هادوا والربانيون والاحبار بما استحفظوا من كتاب الله وكانوا عليه شهداء" (سورہ مائدہ)

یعنی ہم نے توریت اتاری۔ اس میں ہدایت اور نور ہے کئی نبی جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے۔ اس کے ذریعہ سے یہودیوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے۔ اور ربانی بھی بوجہ اس کے کہ انہیں کتاب اللہ یاد کرائی گئی تھی وہ اس پر نگران تھے۔

پھر قرآن شریف میں تورات کے متعلق آتا ہے "ثم آتينا موسى الكتاب تماما على الذي احسن وتفصيلا لكل شيء" جب تورات بنی اسرائیل کے لئے مکمل تھی۔ تو ترمیم و تنسیخ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع سے نبی آنے کے لئے قرآن شریف میں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہے۔

دوسری دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مولوی دوست محمد صاحب نے یہ پیش کی ہے کہ قرآن مجید سے آیت "ومصدقا لما بين يدي من التوراة ولاحل لكم بعض الذي حرم عليكم" پیش کر کے یہ استنباط کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے "بعض حرام کو حلال کرنے کی اطلاع دی" لہٰذا ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے موسوی شریعت میں ترمیم و تنسیخ کی۔ مولوی صاحب کا یہ استنباط بالبداہت غلط ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ شریعت موسوی کی جو باتیں مخفی اور مستور تھیں۔ علماء ان کے خلاف فتویٰ دیتے تھے۔ اور انہیں حرام ٹھہراتے رہے۔ مسیح علیہ السلام نے کہا۔ کہ میں انہیں حلال ٹھہراتا ہوں۔ تا موسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیم کو زندہ کیا جائے۔ جو اس زمانہ کے لئے ضروری ہے۔ اس آیت سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تورات میں ترمیم و تنسیخ کی۔ ہمارے اس معنی کی تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت فرماتے ہیں۔ کہ

"حضرت عیسیٰ صرف توریت کے وارث تھے۔ جس کی تعلیم ناقص اور مختص القوم ہے اسی وجہ سے انجیل میں ان کو وہ باتیں تاکید کے ساتھ بیان کرنی پڑیں۔ جو توریت میں مخفی اور مستور تھیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو نبی بنی اسرائیل میں آئے۔ انہوں نے شریعت موسوی میں کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں کی حضور فرماتے ہیں:-

(۱) "بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔ جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو۔"

(اخبار بدر ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء)

(۲) "مسیح ابن مریم نے انجیل میں توریت کا صحیح خلاصہ اور مغز اصلی پیش کیا تھا.. .... مسیح صرف اسی کام کے لئے آیا تھا۔ کہ توریت کے احکام شدومد کے ساتھ ظاہر کرے۔" (ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۱)

(۳) "انجیل میں ہرگز کوئی شریعت نہیں ہے۔ بلکہ توریت کی شرح ہے۔"

(اخبار الحکم ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۴) "انجیل کوئی کتاب نہیں۔"

(الحکم ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

(۵) "حضرت عیسیٰ شریعت لیکر نہ آئے تھے۔"

(الحکم ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء)

پس یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں جس قدر نبی آئے۔ انہوں نے شریعت موسوی میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ نہیں کی۔ ان کا صرف یہ کام تھا۔ کہ شریعت موسوی پر عمل کرائیں مولوی دوست محمد صاحب کا یہ دعویٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے "بعد جو نبی آئے۔ حضرت موسیٰ کی شریعت میں ترمیم و تنسیخ کرتے رہے" یہ سراسر باطل اور بے ثبوت ہے۔ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو اس فاسد عقیدہ سے رجوع کرنا چاہیئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجوائی جائیں

یہ امر احباب سے مخفی نہیں۔ کہ زکوٰۃ کی رقوم کے متعلق ہماری جماعت کا یہ دستور ہے۔ کہ وہ سب کی سب مرکز میں آتی ہیں۔ اور پھر قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق خلیفۂ وقت کی ہدایات کے ماتحت خرچ ہوتی ہیں۔ احباب اسکے مطابق عملدرآمد کرتے ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ لاعلمی کی وجہ سے کوئی دوست یہ سمجھ لیں۔ کہ وہ اپنے طور پر بھی اسے تقسیم کر سکتے ہیں۔ سو ایسے احباب کی آگاہی کیلئے ایک دفعہ پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ زکوٰۃ کی تمام رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام آنی چاہیئے۔ تاکہ اس کی تقسیم سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت ہو سکے۔

بعض جماعتوں کے متعلق انسپکٹران بیت المال نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کے پاس زکوٰۃ کی رقوم پڑی ہیں۔ جن کو وہ مرکز میں بھجوانے کے لئے مناسب موقع کے انتظار میں ہیں۔ سیکرٹریان مال کو چاہیئے۔ کہ ان رقوم کو فی الفور مرکز میں بھجوا دیں۔ اور سستی سے کام نہ لیں۔

(ناظر بیت المال)

برائے توجہ موصی صاحبان

منسلکہ فہرست ان موصی صاحبان کی رقوم ہے جن کی وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج پڑی ہوئی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ہمیں اپنے وصیت نمبر سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اگر ان کو اپنے نمبر وصیت معلوم نہ ہوں تو پھر کم از کم اپنی ولدیت مع سابقہ سکونت کے تحریر فرمائیں۔ تاکہ نمبر تلاش کر کے ان کی ادا کردہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات میں کر دیا جائے۔

نیز اطلاع دیتے وقت منی آرڈر کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کسی کوپن نمبر اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ضلع جھنگ)

نمبر شمار	نام موصی مع مکمل پتہ	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
۱	مہرالدین صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ	۵۷-۵ / ۳ ۴/۵۰	۱۲/-
۲	چوہدری محمد شریف صاحب جیکب صادق آباد بہاولپور	۸۷۹۱ / ۵ ۴/۵۰	۴۰/-
۳	غلام احمد صاحب چک جمال ضلع جہلم	۸۹۱۵۰ / ۸ ۴/۵۰	۶/-
۴	برکت بی بی صاحبہ کھاریاں گجرات	۸۸۴۸ / ۴/۵۰	۶/-
۵	میاں فضل محمد صاحب حمید احمد ڈھلوال سرگودھا	۸۹۵۸ / ۱۰ ۴/۵۰	۳/-
۶	چوہدری بڈھا خان صاحب رجوعہ سیلاں	۸۹۶۳ / ۸ ۴/۵۰	۳۶/-
۷	عبدالرشید خان صاحب حیدرآباد سندھ	۵۷۶۱ / ۹ ۴/۵۰	۳/۱۲
۸	بابا کرم دین صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۸۹۹۷ / ۹۰۴۰۵	۲/۸
۹	امۃ الحی صاحبہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور	۸۸۸۵ / ۱۰ ۴/۵۰	۹/-
۱۰	محمد عبداللہ ظفر اسٹیٹ سندھ	۵۷۶۷ / ۱۰ ۴/۵۰	۵۰/-
۱۱	چوہدری فیروز احمد صاحب " "	"	۳۵/-
۱۲	بابا برکت علی صاحب " "	"	۵۶/۴
۱۳	شاہ دین صاحب " "	"	۲۴/-
۱۴	چوہدری عطاء اللہ صاحب سول لائن لاہور	۵۸۴۴ / ۱۱ ۴/۵۰	۳۰/-
۱۵	منشی علی محمد صاحب منٹگمری	۵۸۴۵ / ۱۱ ۴/۵۰	۳۳/-
۱۶	چوہدری محمد شریف صاحب راولپنڈی	۵۷۹۴ / ۱۱ ۴/۵۰	۳۰/-
۱۷	سردار خان صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۵۷۹۵ / ۱۱ ۴/۵۰	۲۰/-
۱۸	کرم داد صاحب تخت ہزارہ سرگودھا	۵۸۰۳ / ۱۱ ۴/۵۰	۱۶/۱۴
۱۹	محمد یحییٰ مقبول جھنگ شہر	۵۸۰۶ / ۱۱ ۴/۵۰	۱۰/۱
۲۰	مولوی سراج دین صاحب تلونڈی کھجوروالی گوجرانوالہ	۵۸۵۱ / ۱۲ ۴/۵۰	۲/-
۲۱	چوہدری نذیر احمد علی لاہور چھاؤنی	۵۸۵۹ / ۱۳ ۴/۵۰	۳۸/-
۲۲	مستری یوسف علی صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۹۰۰۱۵ / ۱۳ ۴/۵۰	۴۳/۴
۲۳	چوہدری بشیر احمد صاحب پلیٹ جہلم	۵۵۲۵ / ۱۴ ۴/۵۰	۲۲/۸
۲۴	محمد اسحاق صاحب مرحوم پشاور شہر	۵۴۹۱ / ۱۶ ۴/۵۰	۵/-
۲۵	عبدالرحیم صاحب چک ۔۔ ملتان	۹۰۷۷ / ۱۶ ۴/۵۰	۱۲/-
۲۶	ملک محمد علی صاحب ہری پورہ راولپنڈی	۵۹۴۶ / ۲۱ ۴/۵۰	۶/-
۲۷	ملک عبدالرحمٰن صاحب کراچی	۵۹۴۷ / ۲۱ ۴/۵۰	۵/-
۲۸	چوہدری عبداللہ صاحب چک ۱۶ شیخوپورہ	۵۹۸۲ / ۲۳ ۴/۵۰	۱۰/-
۲۹	ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب لاکھوانہ جہلم	۸۸۵۰ / ۲۴ ۴/۵۰	۲۲/-
۳۰	الٰہی بخش صاحب نتارہ ۵۱		۲۰/-
۳۱	نعیم عبداللہ صاحب پورن نگر سیالکوٹ	۶۰۱۱ / ۲۵ ۴/۵۰	۱۲/-

نمبر شمار	نام موصی مع مکمل پتہ	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
۳۲	نواب دین چک ۳۳ شیخوپورہ	۵۹۲۳ / ۱۸ ۴/۵۰	۵/-
۳۳	بدرالدین صاحب زرگر کنجروڑ سیالکوٹ	۹۲۰۲ / ۲۴ ۴/۵۰	۹/-
۳۴	سلطان احمد کوٹ مولا بخش سندھ	۶۰۲۷ / ۲۷ ۴/۵۰	۱۲/-
۳۵	اللہ دین چک ۱۶۶ مراد بہاولپور	۳۴۱۲ / ۳۰ ۴/۵۰	۳۰/-
۳۶	فاطمہ اہلیہ مفتی محمد حسین "	"	۲۵/-
۳۷	محمد اکرم خان صاحب ملتان	۶۴۰ / ۲۸ ۴/۵۰	۱۰/۶/۳
۳۸	رقیہ سلطانہ صاحبہ میانی سرگودھا	۶ / ۲ ۵/۵۰	۲/-
۳۹	چوہدری جان محمد صاحب منٹگمری	۱۸ / ۲ ۵/۵۰	۱/۱۸ جائداد
۴۰	رقیہ عفیفہ صاحبہ بنت قاضی محمد رشید صاحب	۸۹۰۶ / ۲ ۵/۵۰	۸/- جائداد
۴۱	عمرالدین صاحب عینک والی سیالکوٹ	۲۶ / ۳ ۵/۵۰	۱۰/-
۴۲	حسین بی بی صاحبہ کیمبل پور	۹۳۲۲ / ۶ ۵/۵۰	۱۳/-
۴۳	حمید اللہ ظفر الدین کالرا دیوان سنگھ	۲۶۲ / ۱۱ ۵/۵۰	۲۲/-
۴۴	غلام محی الدین صاحب سکریٹری مال نوشہرہ ککے زئیاں سیالکوٹ	۲۶۸ / ۱۱ ۵/۵۰	۱۸/-
۴۵	رحمت صاحب کلیانپور	۲۹۲ / ۱۲ ۵/۵۰	۲۰/-
۴۶	جمعدار نذیر احمد صاحب چھاؤنی سیالکوٹ	۹۱۷ / ۱۴ ۵/۵۰	۸/۴/-
۴۷	مرزا بشیر احمد صاحب راولپنڈی	۶۰۰ / ۱۵ ۵/۵۰	۴/-
۴۸	عطاء اللہ صاحب جٹ انوال	۹۴۸۱ / ۱۹ ۵/۵۰	۴/-
۴۹	محمد اسمٰعیل مکان ۳۵ مظفر گڑھ	۴۲۵ / ۲۳ ۵/۵۰	۳۹/۴
۵۰	چوہدری عبدالحمید صاحب طالب آباد سندھ	۴۳۰ / ۲۳ ۵/۵۰	۴۴/-/-
۵۱	شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی	۴۴۹ / ۲۵ ۵/۵۰	۵۰/-/-
۵۲	محمد شریف صاحب " "	"	۱۰/-
۵۳	عبدالعزیز صاحب " "	"	۵۰/-
۵۴	خواجہ محمد اشرف صاحب "	"	۱۲/۸
۵۵	محمد شریف صاحب سیالکوٹی سیالکوٹ شہر	۴۸۲ / ۲۸ ۵/۵۰	۱۱/۸

فوری ضرورت

ہمیں سندھ اسٹیٹس کے لئے زمینداروں کام سے پوری واقفیت اور فصل کی نگرانی وسنبھال کرنے والے صحت مند تجربہ کار منشیوں کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیم مڈل کم از کم۔ دیانتداری اور محنتی ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ ۳۵ + ۹ روپے قحط الاؤنس + ایک من غلہ + ۱۰/- Rs نوکر رکھنے کی صورت میں مکان مفت ملے گا۔ ایک سال کے بعد کام اچھا ہونے کی صورت میں تنخواہ ۴۰/- Rs ہو جائے گی اسی طرح ہمیں سندھ میں چند تجربہ کار مالیوں کی بھی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۴۵/- + ایک من غلہ اور مکان مفت ملے گا۔

ہر دو درخواستیں پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

(انچارج ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ ربوہ ضلع جھنگ)

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

سکول ہذا میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں۔ لہٰذا دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ پراسپکٹس سکول ہذا صرف سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ لاہور سے ۳ر میں خرید اجا سکتا ہے۔ سکول ہذا سے پراسپکٹس طلب کرنا تضیع اوقات ہے اگر منی آرڈر کے ذریعہ مندرجہ ذیل پتہ پر موازی ۹ر بھیجے جائیں۔ تو بہتر ہوگا۔ داخلہ کے لئے موٹے موٹے کوائف یہ ہیں۔

(۱) میٹرک پاس طلباء جنہوں میں میٹرک میں ڈرائنگ اور سائنس کے مضامین لئے ہوئے ہوں اور فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ہوں۔ اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں

(۲) ڈرافسمین کلاس میں تھرڈ ڈویژن پاس مع ڈرائنگ اور سائنس بھی لئے جا سکتے ہیں

(۳) جن طلباء نے ڈرائنگ اور سائنس کے مضامین دسویں جماعت میں نہیں لئے تھے۔ ان کے لئے یہاں داخلہ کی گنجائش نہیں ہے (۴) درخواستیں مقررہ فارموں پر (جو پراسپکٹس میں لگی ہیں) لکھ کر مطابق ہدایت مندرجہ پراسپکٹس پرنسپل صاحب سکول ہذا کے نام رجسٹری کر کے مورخہ یکم اگست ۱۹۵۲ء تک بھیجدی جائیں۔

(۵) عمر یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو ۱۷ سے ۲۱ سال ہونی ضروری ہے (۶) اُمیدواروں کو انٹرویو کی غرض سے لاہور بلایا جائے گا۔ یونیورسٹی اور انٹرویو کے نمبروں کے لحاظ سے داخلہ کیا جاتا ہے احمدی طلباء سے درخواست ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل ہوں۔ کیونکہ ۲ سال کی تعلیم کے بعد ملازمت کا اچھا موقعہ ہے۔ مزید اطلاع کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

سردار بشیر احمد انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات

ہفت روزہ

الرحمت

احباب یہ سن کر خوش ہونگے۔ کہ ہفت روزہ "الرحمت" یکم جولائی کو پاکستان میں شائع ہو رہا ہے۔ اس میں خبروں کے علاوہ سیاسی معاشی نوٹ ہوا کرے گا۔ فی الحال پندرہ روزہ وقفہ سے شائع ہوگا۔ اور آہستہ آہستہ یہ وقفہ کم ہوتا جائیگا۔ انشاء اللہ

الفضل کے سائز کے چار صفحات ہونگے قیمت برائے نام۔ ر رکھی گئی ہے مگر پہلی اشاعت ۸ صفحات پر مشتمل ہوگی جس کا سرورق رنگین طباعت میں ہوگا۔ اس کی قیمت ار ہوگی جو دوست خرید نا پسند فرمائیں وہ ۲۹ جون تک رقم دفتر الفضل میں پہنچا کر آرڈر بک کرالیں۔ محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اس لئے مقررہ وقت کے بعد تعمیل نہ ہو سکے گی۔

ایجنٹ حضرات بھی مطلوبہ تعداد سے جلد اطلاع دیں۔

مشتہر اصحاب اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کے لئے جلد آرڈر بھجوائیں۔ ورنہ جگہ نہ مل سکے گی۔ اُجرت واجبی لی جائے گی (منیجر)

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اُردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم اُن کو لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

کیا ایران کی تیل کمپنی کو شدید نقصانات کا خطرہ ہے؟

لنڈن ۲۲ جون۔ برطانیہ کے تیل کے ماہرین تشویش کے ساتھ اس امر کا اندازہ لگا رہے ہیں کہ اگر اینگلو ایرانین تیل کمپنی تیل کے چشموں اور آبادان کے کارخانوں سے اپنا عملہ ہٹا لینے پر مجبور ہو گئی تو اس کے خطرناک ممکن نتائج ہو سکتے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ ان کی جگہ پر ویسے ہی ہوشیار ایرانی کارکنوں کی ساری تعداد لانی ہو گی۔ اور برطانوی شہریوں کی جگہ لینے کے لئے ایرانیوں کی تربیت کی کمپنی کی اسکیم کے باوجود (جس پر معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد سے عمل ہو رہا ہے) اب تک ایسے ایرانیوں کی کافی تعداد کی تربیت نہیں ہو سکی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہوشیار ٹیکنیکل کاریگروں کی کمی سے شدید نقصانات کا خطرہ ہے۔ نہ صرف یہ کہ مشرق وسطیٰ کو تیل کی فراہمی میں کمی واقع ہونے کا امکان ہے بلکہ پیچیدہ قسم کی مشینیں اس طرح خراب ہو سکتی ہیں کہ ان کا دوبارہ درست کیا جانا ناممکن ہو جائے اور جانوں کے اتلاف کا بھی اندیشہ ہے۔

یہاں کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ تیل باقاعدہ طور پر چشموں سے آبادان اور وہاں سے تیل بردار جہازوں تک کسی مزاحمت کے بغیر مسلسل پہنچتا رہے۔

ایران میں ذخائر کی کمی کی وجہ سے مسلسل تیل کا بہاؤ جاری رہنے میں رکاوٹ شدید نتائج کی حامل ہو گی۔ اور اس میں کسی قسم کی بھی کمی مشینوں کا توازن خطرناک حد تک بگاڑ دے گی (اسٹار)

سابق فوجیوں کا مطالبہ

راولپنڈی ۲۲ جون۔ رسالپور، ملاح اور ہوابازوں کے ضلعی بورڈ نے یہاں اپنے اجلاس میں حکومت سے کہا ہے کہ راولپنڈی کے ضلع میں کپڑے کا مجوزہ کارخانہ جلد قائم کیا جائے۔ یہ کارخانہ سابق فوجیوں کی بحالی کے فنڈ سے بنایا جائے گا۔

بورڈ نے حکومت سے یہ درخواست بھی کی ہے کہ ایک کارخانہ ایسے الاٹ کئے جانے کی درخواست پر دوبارہ غور کیا جائے۔ تاکہ بے روزگار سابق فوجیوں کے روزگار کا بندوبست ہو سکے (اسٹار)

دولت مشترکہ دفاعی مذاکرات

لنڈن ۲۲ جون۔ گرچہ دولت مشترکہ کے وزراء دفاع کی کانفرنس فوج اور سپلائی کے امور پر بھی غور کرنے کے لئے طلب کی گئی ہے۔ لیکن مشرق وسطیٰ کے علاقہ کے متعلق غور و فکر یقیناً اہم سیاسی مسائل سے متاثر ہو گا۔

ان میں سے ایک مسئلہ نہر سویز کے راستہ سے جیفہ جانے والے تیل کے نقل و حمل پر مصری پابندی ہے جسے ایران کی موجودہ صورت حال نے زیادہ اہم بنا دیا ہے۔

اگر آبادان کے کارخانوں کے کام میں مزاحمت ہوئی تو حیفہ کے تیل صاف کرنے کے (۱)

مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کوئی فیصلہ نہیں ہونے دیتا

لنڈن ۲۲ جون۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے کل "پاکستان" کے موضوع پر رائل ایمپائر سوسائٹی میں تقریر کی۔

کشمیر کے متعلق انہوں نے کہا کہ دفاع پر بڑی رقوم صرف کی جا رہی ہیں جو زیادہ کارآمد طور پر تعمیر جدید کے کاموں میں صرف کی جا سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ ہندوستان کوئی تصفیہ نہیں ہونے دیتا۔ اس لئے یہ سمجھنا دشوار ہے کہ پاکستان کیونکر اپنے دفاعی اخراجات کو کم کر کے اس رقم کو عوام کی حالت کی اصلاح پر صرف کر سکتا ہے

یہ یاد دلاتے ہوئے کہ انڈونیشی ولندیزی جھگڑے میں ہندوستان ثالثی کے خاص حامیوں میں تھا۔ مسٹر رحمت اللہ نے کہا۔

"کشمیر کا مسئلہ اب بہت نازک صورت اختیار کر چکا ہے اور فوری توجہ اور جلد حل کئے جانے کا متقاضی ہے۔" (اسٹار)

آزاد کشمیر کو صوبہ سرحد سے بجلی ملے گی

مظفر آباد ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر اور صوبہ سرحد کی حکومتوں کے افسروں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ مجوزہ معاہدہ کے خاص نکات طے ہو گئے ہیں اور اب تفصیل طے کی جا رہی ہے۔

اس مجوزہ معاہدہ کے ذریعہ مظفر آباد کو اس وقت جو بجلی مہیا ہو رہی ہے۔ اس میں اضافہ ہو گا اور آزاد علاقہ کے دوسرے مقامات تک بھی بجلی پہنچائی جا سکے گی۔ (اسٹار)

(۲) کارخانہ میں تیل کی تیاری میں اضافہ ہند و پاکستان برصغیر اور مشرقی اور مغربی کرہ ہائے ارض کے دوسرے علاقوں کے لئے بہت زیادہ اہمیت کا حامل بن جائے گا۔— دفاعی مذاکرات کے پس منظر کے طور پر بعض عرب ملکوں کی غیر یقینی سیاسی فضا، بالخصوص عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان بدستور کشیدگی برقرار رہنے پر بھی غور کرنا ہو گا۔ (اسٹار)

تمام دنیا میں فوجی اڈے قائم کرنے کا نیا امریکی منصوبہ

واشنگٹن ۲۱ جون۔ کل امریکی دفتر خارجہ نے کانگرس سے درخواست کی ہے کہ فوجی تعمیر کے لئے ۱۲ لاکھ ۶۲ ہزار ڈالر دیئے جائیں۔ فوجی تعمیر کے پروگرام میں یہ بھی شامل ہے کہ تمام دنیا میں فوجی اڈے قائم کئے جائیں۔ وزیر دفاع جنرل جارج مارشل نے کہا ہے کہ اس پروگرام پر برق رفتاری سے عمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بین الاقوامی کشیدگی کے باعث اس پروگرام میں توسیع کی ضرورت ہے۔ ۴۸ ملکوں میں بری۔ بحری اور فضائی اڈے بنانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ ان میں سے بہت ملکوں میں نئے اڈے قائم کئے جائیں گے اور بعض ممالک میں پرانے فوجی اڈوں کو وسعت دی جائے گی۔ اس سلسلے میں بہت سے منصوبوں کو خفیہ بھی رکھا گیا ہے۔

ان خفیہ منصوبوں میں سے اکثر منصوبے فضائیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس پروگرام کے ماتحت ۳۵ لاکھ مردوں اور عورتوں کی ایک مسلح فوج دو سال کے اندر تیار کی جائے گی۔ محکمہ دفاع نے بتایا ہے کہ وہ اس منصوبہ کو تیز رفتاری سے عملی جامہ پہنانے کے لئے جلد ہی ۵۴ لاکھ ڈالر کی درخواست کرے گا۔ تاکہ جلد سے جلد یہ کام شروع کیا جائے۔ اس رقم میں سے فضائیہ کے ۵۰ کروڑ ۴۴ لاکھ ڈالر دیئے جائیں گے بری فوج کو ۳ کروڑ اور بحریہ کے لئے ۱۰ لاکھ ۲۸ ہزار ڈالر کی رقم رکھی گئی ہے۔ سمندر پار جو فوجی اڈے قائم کئے جائیں گے ان میں سے کچھ گوان اور اوکیناوا میں ہوں گے۔ الاسکا کے لئے بھی ایک جامع اور طویل پروگرام تیار کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر فرینک گراہم کا عزم کراچی

کراچی ۲۲ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کشمیر کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر فرینک گراہم سوموار یا منگل کو نیویارک سے کراچی روانہ ہوں گے۔ ان کے پریس آفیسر مسٹر رابرٹ کنی ان کے ہمراہ ہوں گے۔

میجر جنرل رضا سفارتی سروس اختیار نہیں کریں گے

لاہور ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ میجر جنرل رضا جن کے متعلق کہا جا رہا تھا کہ وہ فوج کو چھوڑ کر سفارتی سروس میں جا رہے ہیں۔ بدستور فوج ہی میں خدمت انجام دیتے رہیں گے۔

ترکی کی تعمیر جدید کا پانچ سالہ منصوبہ

انقرہ ۲۲ جون۔ تعمیر و ترقی کے بین الاقوامی بنک کی مدد سے ترکی کی تعمیر جدید کا ایک نیا منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس پر ۲ ارب ۵۰ کروڑ ترکی لیرا یعنی تقریباً ۳۰ کروڑ پاؤنڈ صرف ہوں گے۔

یہ منصوبہ پانچ سال میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ مطلوبہ سرمایہ بنک نے فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (اسٹار)

اسرائیل کے اقتصادی مقاطعہ کیلئے ایک لاکھ لیرا کی منظوری

دمشق ۲۲ جون۔ اسرائیل کے خلاف اقتصادی مقاطعہ منظم کرنے کے لئے حکومت شام نے ایک لاکھ لیرا کی رقم منظور کی ہے۔ (اسٹار)

کبوتر بازی کے مقابلوں میں شاہ برطانیہ کی دلچسپی

لنڈن ۲۲ جون۔ کبوتروں کی پرواز کے متعلق "برطانیہ نامی کلب" نامی کلب کے آئندہ مقابلوں میں شرکت کے لئے شاہ برطانیہ نے اپنے پانچ کبوتر درج کرائے ہیں۔ یہ کلب گذشتہ جنگ عظیم سے قبل برطانیہ اور جرمنی کے درمیان پرواز کے مقابلے کراتا تھا۔ اب سرحدی پابندیوں کے پیش نظر اس کی سرگرمیاں انگلستان اور ہالینڈ کے درمیان مقابلوں تک ہی محدود ہیں (اسٹار)

فرانسیسی کی جگہ عربی

قاہرہ ۲۲ جون۔ مصر کی وزارت تعمیرات عامہ نے فیصلہ کیا ہے کہ گیس اور بجلی کے محکموں میں فرانسیسی کی بجائے عربی زبان استعمال کی جائے۔ اس فیصلے پر عمل بھی شروع کیا گیا ہے (اسٹار)

اسٹرلنگ مذاکرات میں عارضی وقفہ

لنڈن ۲۲ جون۔ پاکستان کے اسٹرلنگ واجبات کے متعلق وزارتی سطح پر مذاکرات میں عارضی وقفہ ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں اینگلو پاکستانی افسران مل کر ان نکات کی وضاحت اور تشریح کے کام میں مصروف ہیں۔ جو وزرائے خزانہ نے اپنی آخری ملاقات کے وقت ایک دوسرے کے سامنے پیش کئے تھے۔ (اسٹار)